بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین وہابیوں سے چند سوالات

از افادات

مبلغ اسلام، محقق اہل سنت، حضرت مولانا محمد عباس رضوی صاحب خطیب اعظم وہنڈو تحصیل کلاسچ گوجرانوالہ

منذرجہ ذیل مسائل کے بارے میں صحیح صریح مرفوع غیر محتمل احادیث درکار ہیں۔

(۱) کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وتر میں بعد از رکوع عام دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ہے یا آپ نے حکم فرمایا ہے؟

(۲) کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ کی تمام تکبیرات میں رفع الیدین کرنے کا حکم فرمایا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نماز جنازہ کی تمام تکبیروں کے ساتھ رفع الیدین فرمایا ہے؟

(۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی کی شہادت پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی تھی؟

(۴) ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نماز جنازہ میں امام دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی صرف آمین، آمین پکاریں؟

(۵) ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نماز وتر میں رکوع کے بعد امام بلند آواز سے دعائے قنوت پڑھے اور مقتدی صرف آمین آمین پکاریں؟

(۶) کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ نماز میں ہاتھ سینہ پر باندھے جائیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز میں سینے پر ہاتھ باندھے تھے؟

(۷) کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کہنی پر رکھا تھا؟

(۸) ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا سال تہجد کی اذان کا حکم فرمایا ہو؟ وہ اذان رمضان شریف میں سحری کھانے کے لیے نہ ہو بلکہ پورا سال تہجد پڑھنے کے لیے ہو۔

(۹) ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا حکم فرمایا ہو یا خود پڑھی ہو؟

(۱۰) ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات تک رفع الیدین عند الرکوع وبعد الرکوع کیا تھا؟

(۱۱) ایک صحیح صریح مرفوع غیر محتمل حدیث مرفوع پیش کریں کہ کپڑا ہوتے ہوئے ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم حدیث میں ہو؟

(۱۲) ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نماز میں دو دو فٹ کھلا پاؤں کر کے کھڑے ہونے کا حکم ہو؟

پیارے بھائیو: انہیں پہچانیئے!

حافظ عماد الدین اسماعیل بن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ھ تلمیذ ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ اپنی مشہور و معتبر تفسیر ابن کثیر میں اس آیت مبارکہ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ (الاعراف) کے تحت فرماتے ہیں

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْءًا لِلْإِسْلَامِ اعْتَرَاهُ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ انْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ، قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الرَّامِي أَوِ الْمَرْمِيُّ؟ قَالَ بَلِ الرَّامِي ——— صحیح ابن حبان ۲۵۸/۱ رقم ۱۸۱ مسند البزار، کشف الاستار ۹۹ (رقم ۱۷۵) مشکل الآثار ۳۶۵/۲ (رقم ۸۶۵) والمعجم الکبیر ۱۶۹/۳ (رقم ۱۶۹) ومسند الشامیین ۲۵۸/۱ (رقم ۱۲۹۱) کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی ۳۵۸/۱ عن سالم بن جبل

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہوگی تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا۔ اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا اور اس پر شرک کے طعنے مارے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شرک کا زیادہ حق دار کون ہوگا۔ جس پر شرک کی تہمت لگائی جائے گی یا شرک کی تہمت لگانے والا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ شرک کی تہمت لگانے والا شرک کا زیادہ حق دار ہوگا۔

بخاری شریف میں بہت واضح انداز میں فرمایا گیا:

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ قَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔

(بخاری جلد ۲ ص ۱۰۲۴)

حضرت امام بخاری فرماتے ہیں کہ ———

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو تمام خلق خدا سے شریر قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے۔ انہوں نے کافروں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات مومنوں پر چسپاں کیں۔

✿ مذکورہ بالا حدیث نبوی علیہ التحیہ والثنا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک ایک جملے کو بغور پڑھیں اور اندازہ فرمائیں کہ مخبر صادق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا كَانَ وَمَا يَكُونُ کی خبریں رکھنے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح فتویٰ شرک کی حقیقت سے نقاب اٹھایا اور واضح فرمایا کہ مجھے اپنے شخص سے خوف ہے، اسلام جس کا اوڑھنا بچھونا بن چکا ہوگا مگر وہ بے دین و گمراہ ہوگا کہ مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگائے گا۔

ناشر: سنی یوتھ فورم مرکزی جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ